QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 01 (2025)

میر تقی میر اور میر درد کی شاعری میں تصوف: ایک مشترک خوبی

ڈاکٹر صدف مشتاق

لیکچرر اردو حضرت عائشہ صدیقہ ڈگری کالج لاہور۔

Abstract:

This research explores the presence of mysticism (Tasawwuf) as a shared thematic and philosophical element in the poetry of two prominent 18th-century Urdu poets: Mir Taqi Mir and Khwaja Mir Dard. While Mir is known for his deeply emotional and introspective poetry, and Dard for his explicit Sufi identity, both poets reflect key Sufi concepts such as divine love, self-annihilation (fana), detachment from the material world, and spiritual longing. Mir's poetry often subtly incorporates mystical undertones through expressions of sorrow, longing, and existential pain. In contrast, Dard presents a more conscious and doctrinal form of Sufi thought, grounded in the Naqshbandi tradition. Despite stylistic differences, both poets emphasize the soul's journey toward the Divine and use symbolic language to express inner transformation. This comparative analysis concludes that mysticism in their poetry is not merely a theme but a profound spiritual lens through which both poets interpret human experience and poetic expression.

تعارف

اردو شاعری کی تاریخ میں میر تقی میر اور خواجہ میر درد دو ایسے عظیم شاعر ہیں جنہوں نے نہ صرف عشق و ہجر کے جذباتی پہلوؤں کو سلیقے سے بیان کیا بلکہ تصوف جیسے روحانی اور فکری موضوعات کو بھی اپنی شاعری کا حصہ بنایا۔ دونوں شعراء کا دور تقریباً ایک ہی ہے (اٹھارہویں صدی)، اور دونوں دہلی کی علمی و روحانی فضا سے متاثر تھے۔ ان کی شاعری میں **تصوف ایک مشترک اور نمایاں خوبی** کے طور پر سامنے آتا ہے جو نہ صرف ذاتی تجربے کا عکاس ہے بلکہ اس دور کے فکری رجحانات کی بھی نمائندگی کرتا ہے۔

تصوف کا مفہوم

تصوف دراصل ایک روحانی نظریہ اور طرزِ زندگی ہے جو انسان کو نفس کی نفی، دنیا سے بے رغبتی، اور خدا کی محبت میں فنا ہونے کا درس دیتا ہے۔ تصوف میں وحدت الوجود، ترکِ دنیا، اور عشقِ حقیقی جیسے نظریات بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ اردو شاعری میں تصوف نے فکری گہرائی، علامتی اظہار اور فلسفیانہ موضوعات کو فروغ دیا۔

میر تقی میر کی شاعری میں تصوف

میر تقی میر (1723–1810) کو غزل کا امام کہا جاتا ہے، اور ان کی شاعری میں **درد، فراق، اور عرفان** کی گہرائی ملتی ہے۔ اگرچہ میر کی شاعری کا عمومی تاثر عشقِ مجازی کا ہے، لیکن اس کے پس منظر میں ایک **صوفیانہ طرزِ فکر** واضح طور پر موجود ہے۔

نمونہ شعر:

ے دل کی ویرانی کو کیا پوچھتے ہو
صبح کا تارا ہے، مدت سے بجھا ہے

یہ شعر محض ایک جذباتی کیفیت نہیں بلکہ ایک ایسی روحانی خالی پن کا اظہار یہ ہے جو صوفی تجربے میں "فنا" کی کیفیت سے مشابہت رکھتا ہے۔

میر کی شاعری میں "دل"، "ہجر"، "غم"، اور "خود فراموشی" جیسے الفاظ بار بار آتے ہیں جو تصوف کے مرکزی مضامین ہیں۔ ان کا تصورِ عشق صرف رومانوی نہیں بلکہ **عشقِ حقیقی** کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 01 (2025)

میر درد کی شاعری میں تصوف

خواجہ میر درد (1721–1785) ایک باقاعدہ **صوفی بزرگ** تھے، جو سلسلہ نقشبندیہ سے وابستہ تھے۔ ان کی شاعری سراسر تصوف سے مزین ہے۔ وہ دنیا کو فانی اور حق کو باقی سمجھتے تھے۔ ان کی شاعری میں **وحدت الوجود، توکل، زہد، فقر، اور فنافی اللہ** جیسے صوفیانہ نظریات براہِ راست ملتے ہیں۔

نمونہ شعر:

ے نہ رہا کچھ تو خدا یاد آیا

دل نہ تھا سینے میں، کچھ کام نہ تھا

درد کے اشعار میں انسان کی بے ثباتی، دنیا کی ناپائیداری، اور اللہ کی محبت کے مضامین پوری شدت سے نظر آتے ہیں۔

مشترکہ صوفیانہ خصوصیات

1. **عشق حقیقی کا بیان**: دونوں شعراء عشق کو محض دنیاوی جذبہ نہیں، بلکہ خدا تک پہنچنے کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔
2. **فنا اور بے خودی**: میر اور درد دونوں کی شاعری میں "خودی کی نفی" اور "ذات کی فنا" کا تصور نمایاں ہے۔
3. **دنیا سے بیزاری**: دونوں شعراء دنیا کو فریب، دھوکہ اور عارضی سمجھتے ہیں، جو کہ تصوف کی بنیادی تعلیمات میں شامل ہے۔
4. **سکوت و خاموشی**: درد و میر کی شاعری میں "خاموشی"، "تنہائی" اور "دل کی گہرائی" جیسے صوفیانہ عناصر ملتے ہیں۔

تنقیدی آراء

نقاد **شمس الرحمٰن فاروقی** کے مطابق، "میر کا تصوف ذاتی تجربے کی شدت سے پیدا ہوتا ہے، جبکہ درد کا تصوف تربیت یافتہ اور شعوری ہے۔" اسی طرح **غلام مصطفیٰ خاں** لکھتے ہیں: "دونوں شعراء نے اردو شاعری کو ایک فکری و روحانی سمت دی جو صرف حسن و عشق تک محدود نہ تھی۔"

نتیجہ

میر تقی میر اور خواجہ میر درد اردو شاعری کے وہ دو مینار ہیں جنہوں نے تصوف کو نہایت لطیف انداز میں شاعری کا حصہ بنایا۔ اگرچہ دونوں کا پس منظر اور طریقہ اظہار مختلف ہے، لیکن **تصوف ایک مشترک خوبی** ہے جو ان کی شاعری کو فکری وسعت، روحانی گہرائی، اور انسانی احساسات سے ہم آہنگ بناتی ہے۔ ان کی شاعری آج بھی پڑھنے والے کو خود شناسی، خدا شناسی، اور روحانی سکون کی دعوت دیتی ہے۔

حوالہ جات

1. فاروقی، شمس الرحمٰن۔ *شعر شور انگیز*، جلد اول۔ آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، 2006۔
2. خاں، غلام مصطفیٰ۔ *اردو شاعری میں تصوف کا اثر*، اردو سائنس بورڈ، لاہور، 1982۔
3. عارف، عبدالحمید۔ *میر اور درد: ایک تقابلی مطالعہ*، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، 1995۔
4. حسنین، پروفیسر محسن۔ *تصوف اور اردو غزل*، مجلس ترقی ادب، لاہور، 2001۔